پیغمبرؐ اسلام کا آخری خطبہ
اور
انسانی حقوق کا عالمی منشور

نفیس احمد

انسانی حقوق کے لئے جدوجہد خود نسل انسانی کی طرح قدیم ہے۔ عظیم قانون ساز اور سماجی مصلح جنہیں سماج میں قدر و وقار حاصل تھا، سماج کے افراد کا طاقتوروں کے ظلم و تشدد سے تحفظ کرتے رہے ہیں۔ عظیم مذاہب کے پیغمبر اور مذہبی پیشوا تشدد اور جبر کے خلاف آواز اٹھاتے رہے ہیں اور انسان کی قدر و قیمت اور اسکے وقار کی اہمیت پر زور دیتے رہے ہیں۔

ہندو مذہب نے بادشاہ کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلائیں اور "ساری دنیا کو ایک کنبہ" بتایا ہے۔ چین میں Mencius نے اس بات پر اصرار کیا کہ انسان دنیا میں اہم ترین عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اموس سے مسیح تک مسیحی اور یہودی روایات میں اس بات پر زیادہ اصرار کیا جاتا رہا ہے کہ سماج انسانی حقوق اور بنیادی آزادی کا پاس رکھے۔ یونان کے دور عظیم میں برابری، سب کا یکساں احترام اور اظہار خیال کی آزادی قانوناً عوام کے حقوق میں شامل تھے۔ لیکن یہ حقوق سماج کے ایک بڑے طبقہ کے غلاموں پر لاگو نہیں ہوتے تھے۔ روم نے اپنے شہریوں کے لئے یکساں حقوق کو جاری کیا۔ اس کے معروف رواقی فلسفیوں Cicero اور Senaca نے قانونی روایت سے ایک قدم آگے بڑھایا اور اعلان کیا کہ تمام انسان طبعی طور پر آزاد ہیں۔

بنیادی آزادی اور حقوق انسانی کے جدید تصورات، جمہوری سماج کی تشکیل کے طویل دور میں متشکل ہوئے ہیں۔ ان کی جڑیں پیغمبر اسلامؐ کے دس ہجری کے آخری خطبے، ۱۲۱۵ کو میگنا کارٹا Megna Carta، ۱۶۷۹ کے Habeas Corpus Act (ملزمین پر باقاعدہ مقدمہ چلانے کے لیے عدالت میں پیش کرنے کا حکم) ۱۶۸۹ کے Bill of Rights (قانون حقوق) میں پیوست ہیں۔ ۱۷۷۶ میں امریکا کی آزادی کا منشور، ۱۷۸۹ میں فرانس کے حقوق انسانی کا اعلان، حقوق انسانی کے شاہراہ کے وہ سنگ میل ہیں جن میں فرد کو بادشاہوں کے من مانے احکام سے نجات اور آزاد

سماج میں آزاد زندگی گزارنے کا حق حاصل ہوا۔

اسلامی روایات کے بموجب ہر فرد بھائی چارہ سے رہنے، عدل و انصاف، زندگی کے تحفظ، سلامتی، آزادی و احترام کے حق کا دعویدار ہو سکتا ہے وجہ یہ ہے کہ انسان خدا کی اشرف المخلوقات تخلیق ہے۔ انسانی حقوق کا عالمی منشور پیغمبر اسلامؐ کے آخری خطبہ پر مبنی ہے۔ یہ خطبہ درج ذیل ہے:

۱۔ تمہید

تقریباً ۱۴۲۱ سال قبل پیغمبر اسلامؐ نے ۶۳ برس کی عمر میں، ان سماجی زندگی کی اقدار کو آخری شکل دی جن کی تعلیم خود مذہب اسلام نے دی تھی اور آپ اس کے داعی تھے۔ یہ کام انجام دینے کے لئے آپ نے عرب کے تمام حصوں سے لوگوں کو حج بیت اللہ میں شرکت کی دعوت دی۔

ایک اندازہ کے مطابق ۱۱۴۰۰۰ افراد نے اس سال حج ادا کیا اور پیغمبر اسلام کا آخری خطبہ سنا۔ آپ نے عام انسانوں کو مخاطب کیا صرف مسلمانوں کو نہیں۔ اس طرح یہ پہلا انسانی حقوق کا منشور ٹھہرا۔ اس میں صرف نظریاتی عقاید سے بحث نہیں کی گئی بلکہ اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کے طریقے بھی بیان کئے گئے۔ پیغمبر اسلام کا یہ خطبہ آپ کے عظیم مشن کے اصل مقصد کا خلاصہ ہے جسے اب آخری شکل دی گئی۔ اور اس کے اہم نکات کو آپ کے پرخلوص پیروکاروں کے ذہن و دماغ پر مرتسم کر دیا گیا تاکہ وہ ہمیشہ اسلام کے بتائے ہوئے زندگی کی اقدار کے نظام کو مدنظر رکھیں۔

۲۔ برابری اور بھائی چارہ

سب آدم کی اولاد ہیں اور تم نے ایک آدمی اور ایک عورت سے جنم لیا ہے۔ کسی عرب کو غیر عرب اور کسی غیر عرب کو عرب پر فوقیت حاصل نہیں۔ کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر ترجیح حاصل نہیں۔ تم قبیلوں اور قوموں میں اس لیے تقسیم کیے گئے ہو کہ تمہیں پہچانا جا سکے۔ غلاموں کے سلسلے میں پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہارے خدمتگار تمہاری خدمت بجالاتے ہیں، جو کچھ تم کھاؤ انہیں بھی کھلاؤ، جو کچھ تم پہنو اسی قسم کا لباس انہیں بھی پہناؤ۔ تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو۔

۳۔ عورتوں کے حقوق

تم عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو۔ تم ان کے محافظ ہو، تمہیں خدا سے ڈرنا چاہیے۔ عورتیں تمہاری حفاظت میں ہیں اور تم نے انہیں خدا سے مانگا ہے۔ یہ عورتیں خدا کے بنائے ہوئے مقدس طریقے کی رو سے

تمہارے لیے جائز ہیں۔ تمہارے ان پر حقوق ہیں اور وہ بھی تم پر کچھ حقوق رکھتی ہیں۔ انہیں تمہارے حقوق کی حفاظت کرنی ہے۔ انہیں تمہارے املاک کا غلط استعمال نہیں کرنا چاہیے اور بد شرمی کا برتاؤ نہیں کرنا چاہیے، تمہیں عورتوں سے ایسا برتاؤ کرنا چاہیے جیسے وہ تمہاری مددگار ہیں۔

۴- جرم یعنی قانون کی خلاف ورزی

خبردار! صرف جرم کا مرتکب ہی اس کا ذمہ دار ہے۔ اولاد کے جرم کا ذمہ دار اس کے والدین نہیں۔

۵- جبر و تشدد

دوسروں پر ظلم و زیادتی نہ کرو۔ ایک دوسرے کی گردن مت مارو۔ خبردار! دور جاہلیت کے تمام دستور اب میرے پیروں تلے ہیں۔ دور جہالت کے ''خون کے بدلے خون'' کا طریقہ اب منسوخ ہے۔

۶- وراثت و ملکیت کے حقوق

اے لوگو! صاحب قدرت اور قابلِ احترام خدا نے سب کو (وراثت سے) اس کا واجب حصہ مقرر کیا ہے۔ تمام قرضے لازمی طور پر ادا کیے جائیں، قرض پر لی گئی املاک واپس کی جائیں، تحفے تحائف کا لین دین ہو۔ امین لازمی طور پر صاحب املاک کے خسارے کا جبران کرے۔

۷- ضمیر و تہذیب کی آزادی

مذہبی امور کے معاملے میں طے شدہ حدود سے تجاوز کے سلسلے میں خبردار رہو، اس لیے کہ یہ مذہبی امور میں تجاوز کی وجہ ہے کہ تم سے پہلے کے لوگ برباد ہوئے۔ پیغمبر اسلامؑ وہاں جمع ہونے والے مسلمانوں کو خطاب فرما رہے تھے، اس لیے آپ نے فرمایا: درحقیقت میں نے تمہارے درمیان دو ایسی بھاری بھرکم چیزیں چھوڑی ہیں جو تمہیں ہمیشہ بے راہ روی سے محفوظ رکھیں گی۔ ایک اللہ کی کتاب (قرآن) اور دوسری میرے اہل بیت انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو کہ یہ ہمیشہ تمہیں بے راہ رو ہونے سے بچائیں گی۔

۸- ان حقوق کی مزید تفصیل

جو یہاں موجود ہیں وہ انہیں جو یہاں موجود نہیں یہ امور بتادیں اس لیے کہ جو یہاں حاضر نہیں وہ یہاں موجود لوگوں سے زیادہ اس پیغام کا پاس رکھیں گے۔

پیغمبر اسلامؐ کا یہ خطبہ نہ صرف اپنی فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے قابل توجہ ہے بلکہ اس میں تمام عالم انسانیت کے لیے ایک اعلیٰ پیغام پوشیدہ ہے۔ دنیا اب تک اخلاق وحسن عمل کے ان سے بہتر اصول پیش نہیں کر سکی جو اس خطبے میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے ہر لفظ سے عالی ہمتی کی روح بولتی ہے اور اس کا مقصد حق و صداقت پر مبنی حکومت قائم کرنا اور انسانوں میں عملی طور پر عادلانہ رویّے کی تبلیغ کرنا ہے۔ یہ خطبہ نہ صرف مسلمانوں میں بھائی چارے کو بڑھاوا دیتا ہے بلکہ جغرافیائی، نسلی اور رنگ روپ کے اختلافات کے لحاظ کے بغیر تمام انسانوں کو اس کی دعوت دیتا ہے۔ یہ خطبہ ایک ایسے سماجی نظام کا خاکہ پیش کرتا ہے جو مکمل طور پر ظلم وستم اور نا انصافی سے آزاد ہو۔

پیغمبر اسلامؐ کے اس خطبے کی گونج انسانی حقوق کے عالمی منشور میں بھی سنائی دیتی ہے۔

انسانی حقوق کا عالمی منشور

۱- تمہید

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اپنے منشور کی دفعہ ۵۵، ۵۶، ۶۲، ۶۸، ۷۶ کے تحت انسانی حقوق کے عالمی منشور کا اعلان کیا۔ ۴۸ ملکوں نے اس کے حق میں رائے دی۔ سویت یونین، اکرین، چیکو سلاواکیا، پولینڈ، یوگوسلاویا، جنوبی افریقا اور سعودی عربیہ نے اس کارروائی میں شرکت نہیں کی۔

اگر چہ اس اعلان کو قانون کی حیثیت حاصل نہیں پھر بھی اسے اقوام متحدہ کا قانون ہی سمجھا جاتا ہے اور اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی عدالت اس سے روشنی حاصل کرتی ہے اور جنرل اسمبلی بھی قانون لاگو کرنے میں اسی سے رہنمائی حاصل کرتی ہے۔ اس اعلان میں تین دفعات ہیں۔ یہ حقوق انسانی کے سب سے پہلے منشور پر منحصر ہے جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجاج بیت اللہ الحرام کو خطاب کرتے ہوئے جاری کیا تھا اور جس کے اہم حصوں کا خلاصہ اوپر پیش کیا گیا ہے، اقوام متحدہ کا تعلق ملکوں اور قوموں سے ہے جب کہ عالمی منشور افراد کے لئے ہے۔

۲- برابری اور بھائی چارہ

حقوق انسانی کے عالمی منشور کی دفعات ۱، ۲، ۳، ۴ اور ۷ میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ انسان آپس میں برابر ہیں اور ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ مزید بر آن یہ بھی کہا گیا ہے کہ نسل، رنگ، جنس،

زبان، قومیت یا جائے پیدائش کی بناء پر کسی کے ساتھ کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ سب انسان برابر کے حقوق کے حامل ہوں گے۔ کوئی غلام نہیں ہوگا۔ غلاموں کی تجارت پر پابندی لگادی گئی ہے۔

۳- عورتوں کے حقوق

ہر بالغ عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ نسل وقومیت اور مذہب کے لحاظ کے بغیر شادی کر سکے۔ انہیں شادی کے بعد حتیٰ طلاق کے معاملے میں بھی برابر کے حقوق حاصل ہوں گے (دفعہ ۱۶)

۴- جرم/غیر قانونی الزام

اس منشور کی دفعہ گیارہ کے مطابق جو بھی کوئی تعزیری جرم کا مرتکب ہوگا، قانون کی رو سے جب تک اس کا جرم ثابت نہ ہو جائے، وہ بے قصور سمجھا جائے گا۔ یہ مقدمہ کھلی عدالت میں چلایا جائے گا اور ہر شخص کو اپنے دفاع کے لئے ہر قسم کا تحفظ حاصل ہوگا۔

۵- جبر وتشدد

مذکورہ منشور کی دفعہ پانچ میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ کسی کو بھی تشدد یا غیر انسانی رو سے، ظلم اور برے برتاؤ یا سزا کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

۶- وراثت وملکیت کے حقوق

مذکورہ منشور کی دفعہ سترہ میں وضاحت کی گئی ہے کہ ہر شخص اپنے آپ یا دوسروں کے ساتھ املاک رکھنے کا حقدار ہوگا۔ کسی کو یک طرفہ طور پر اس کی املاک سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے۔

۷- ضمیر وتہذیب کی آزادی

منشور کی دفعہ ۱۸ میں یہ کہا گیا ہے کہ ہر کسی کو اپنے ضمیر کے مطابق کسی بھی مذہب اور تہذیب کا علمبردار ہونے کا حق ہے۔ ہر کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کے اخلاقی اور مادی منافع کی حفاظت کی جائے۔

۸- مزید تفصیلات

سماج کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر بعض دوسری تفصیلات بھی حقوق انسانی کے عالمی منشور میں شامل کردی گئی ہیں مثلاً بچوں کی تعلیم، یکساں کام کے لئے برابر اجرت، انجمنیں بنانے اور تجارتی تنظیمیں بنانے کی آزادی وغیرہ۔